ہمہ نا امیدی ہمہ بدگمانی = یہہ دونون صفات اُس دل کے ہین جس نے وفای بیوفایان کا فریب کہایا ہے ۔

چھوڑا مہ نخشب کیطرح دست قضا نے
خورشید ہنوز اُسکے برابر ہوا تہا

ماہ نخشب = وہ چاند ہے جسکو حکیم ابن عطا مشہور بہ ابن مقنع نے جادو اور شعبدہ کے اصول پر سیماب اور دوسرے اجزا سے بنایا تہا ۔ وہ چاند برابر دو مہینون تک ہر رات کو ایک کنوین سے جو کوہ سیام کے نیچے واقع تہا نکلتا تہا اور اُسکی روشنی بارہ میل تک جاتی تہی ۔ جاننا چاہیے کہ دو مہینون کے بعد یہہ شعبدہ مفقود و معدوم ہو گیا نخشب بفتح نون و سکون خاء معجمہ و باء موحدہ ایک شہر کا نام ہے جو ملک ماوراء النہر مین ہے ۔ ماہ نخشب کو ماہ سیام بہی کہتے ہین اور کوہ سیام ایک پہار کا نام ہے جو شہر نخشب مین ہے ۔ اس شعر کا مضمون یہہ ہے کہ جب آفتاب نے ہمارے معشوق سے برابری کا دعوی کیا تو کارکنان قضا و قدر نے ماہ نخشب کیطرح آفتاب کو چاہ مغرب مین جہونک دیا یعنی غروب کر دیا ۔ اس قبیل کے اچہے اچہے مضامین بعض اردو کے اور نامور شعرا نے بہی نکالے ہین چنانچہ میر سوز رح کہتے ہین ؎ دعوی کیا تہا گل نے اُس رخ سے رنگ و بو کا ٭ مارین صبا نے دہولین شبنم نے منہ مین تہوکا ۔ میر تقی رح ؎ کیا خوبی اُسکے منہ کی اے غنچہ نقل کرئے ٭ تو تو نہ بول ظالم بو آتی ہے دہان سے ٭ وله ؎ چمن مین گل نے جو کل دعوی جمال کیا ٭ جمال

یار نے منہ اوسکا خوب لال کیا۔ مرزا سودا رح ؎ برابری کا تو گل نے جب خیال کیا ٭ صبا نے مار تھپیڑا منہ اُسکا لال کیا۔ میرزا غالب نے اپنے شعر مین دعوی یا برابری کا لفظ حذف کردیا ہے تاکہ شعر مین دقت و اشکال پیدا ہوا اور جادۂ خیالبندی کے مطابق ہو جائے۔

توفیق باندازۂ ہمت ہے ازل سے
آنکھون مین ہے وہ قطرہ کہ گوہر نہ ہوا تھا

اس شعر مین معاصی اور خطیات پر شرمندگی و خجالت سے گریہ کرنے اور رونے کی ترغیب و تحریص دی ہے چنانچہ مولوی رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎ آخر ہر گریہ ما خندہ ایست ٭ مرد آخر بین مبارک بندہ ایست۔ اور معہذا بلند ہمتی کی تعریف کی ہے۔ **توفیق** = اس لفظ کے لغوی معنے یہہ ہین کہ کسی شے کو کسی شے کے ساتھہ مساوی بنا دینا اور اصطلاحی یہہ معنے ہین کہ اللہ جلشانہٗ اسباب دنیوی کو مخلوقات کی خواہش کے مطابق جمع کر دے یعنے جیسی تمنا ہو ویسے ہی سامان فراہم ہو جائین تاکہ اُن کی مراد برآئے۔ اور یہہ لفظ صرف امور خیر مین مستعمل ہوتا ہے۔ مختصر معنے یہہ ہین کہ آرزو کے موافق سامان فراہم ہونا۔ یہان اصطلاحی معنے مراد ہین **ہمت** = غم اور فکر اور مجازاً ارادہ بلند کو کہتے ہین۔ یہان مجازی معنے مراد ہین۔ اس لفظ کے اور بھی کئی معنے ہین جو لغات کے دیکھنے سے معلوم ہونگے۔ **ازل** = وہ زمانہ جسکو ابتدا نہو۔

دریائے معاصی تنک آبی سے ہوا خشک
میرا سرِ دامن بھی ابھی تر نہ ہوا تھا

یعنے مین بڑا گنہگار ہون۔ تُنُک آبی = یہہ لفظ مرکب ہے تنک اور آبی سے تُنُک بضمتین اور یہہ کاف عربی ہے نہ فارسی۔ تنک کے معنے ہین کم اور تھوڑا۔ اور یا مصدری ہے تنک آبی کے معنے ہین کم آب ہونا۔ کم پانی والا ہونا۔ تھوڑا پانی رکھنے والا ہونا۔ سرِ دامن = دامن کا کنارہ۔

جاری تھی اسدؔ داغِ جگر سے مری تحصیل
آتشکدہ جاگیرِ سمندر نہ ہوا تھا

یعنے اس سے پیشتر کہ آتشکدہ جاگیرِ سمندر ہو جائے میرے داغ جگر سے تحصیل جاری تھی یعنے مین آتش عشق مین بہت قدیم سے جل رہا ہون۔ میرے بعد سمندر کو آتشکدہ کی جاگیر ملی ہے۔ اس شعر مین شاعر نے اپنی قدامت عاشقی کا ذکر کیا ہے۔ سَمَنْدَر = ایک جانور کا نام ہے جو چوہے کی شکل کا ہوتا ہے اور آگ مین پیدا ہوتا ہے۔ اور آگ مین رہتا ہے۔ جب آگ سے نکالا جائے تو مر جاتا ہے حضرت قبلگاہی مولانا والد مرحوم فرماتے ہین ؎ روزِ الست و عہدِ بلا بود + آن دم کہ کردی یغما دلِ من +

شب کہ وہ مجلس فروزِ خلوتِ ناموس تھا
رشتۂ ہر شمع خارِ کسوتِ فانوس تھا

یعنے شمع جمال معشوق کے سامنے بے رونق ہو رہی تھی۔ اردو زبان مین